3404 ـ ہم نماز باجماعت ادا كر رہے تھے كہ ہمارى صفوں كے درميان سے ايك عورت گزر گئى

سوال

امام كے پيچھے نماز پڑھنے والى عورتوں كى صف كے آگے سے ايك بہن گزر گئى، صف ميں عورتيں كم تھيں، وہ بہت تيز گزرى حتى كہ ہم اسے روك ہى نہ سكيں اور جا كر صف ميں اپنى جگہ كھڑى ہو گئى.
مجھے علم ہے كہ اگر دوران نماز انسان كے آگے سے عورت، يا كتا، يا گدھا گزر جائے تو اس كى نماز ٹوٹ جاتى ہے، چنانچہ ہم كس طرح دوبارہ نماز شروع كريں اور امام كے ساتھ نماز ميں مل جائيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

رہا يہ مسئلہ كہ عورت، گدھا، اور كتے كے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتى ہے يہ صحيح ہے.

عبد اللہ بن صامت ابو ذر رضى اللہ تعالى عنہ مروى ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب تم ميں سے كوئى نماز ادا كر رہا ہو اور اس كے سامنے كجاوے كى ٹيك جتنا سترہ ہو تو يہ اس كا سترہ بن جائيگا، اور اگر اس كے سامنے كجاوے كى ٹيك جتنا سترہ نہ ہو تو گدھا، اور عورت، اور سياہ كتا اس كى نماز توڑ دے گا, عبد اللہ كہتے ہيں ميں نے عرض كيا:

اے ابو ذر زرد، اور سرخ كتے سے سياہ كتے كا معاملہ كيا ہے ؟

انہوں نے جواب ديا: ميرے بھتيجے: ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے اسى طرح سوال كيا تھا جس طرح تو نے مجھ سے كيا ہے، تو انہوں نے فرمايا:

" سياہ كتا شيطان ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (510).

كجاوے كى ٹيك تقريبا ايك ہاتھ يا ہاتھ كا جو ثلث حصہ ہے.

ليكن يہ حكم امام يا انفرادى طور پر نماز ادا كرنے والے كے آگے سے گزرنے كے ساتھ خاصل ہے، نہ كہ جب

مقتدی امام کے پیچھے نماز ادا کر رہے ہوں، اور کوئی صفوں کے درمیان سے گزر جائے، جیسا کہ سوال کرنے والی بہن کا گمان ہے.

اس کی دلیل یہ ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

" میں گدھے پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں قریب بلوغت تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منی میں لوگوں کو دیوار کے بغیر نماز پڑھا رہے تھے، چنانچہ میں صف کا بعض حصہ گزرنے کے بعد گدھے سے اترا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ کر صف میں داخل ہو گیا، اور مجھ پر کسی نے بھی انکار نہ کیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (471) صحیح مسلم حدیث نمبر (504).

اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ تعالی باب کا عنوان باندھتے ہوئے کہتے ہیں: " امام کا سترہ اس کے پچھلوں والوں کا بھی سترہ ہے "

اس مقصود کی دلالت واضح ہے، وہ یہ کہ مقتدی کے لیے سترہ رکھنا ضروری نہیں، اس لیے اس کے آگے سے جو کچھ گزرے اسے کوئی سروکار نہیں اور خاص کر ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما تو گدھی پر سوار ہو کر گزرے جو کہ اگر امام یا پھر مفرد شخص کے آگے سے گزرے تو نماز توڑنے والی اشیاء میں سے ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس حدیث ۔ یعنی بخاری اور مسلم کی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی سے روایت کردہ روایت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

" جب تم میں سے کوئی نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اپنے آگے سے کسی کو گزرنے نہ دے، بلکہ وہ حسب استطاعت اسے روکے، اگر وہ انکار کرے تو اسے اس کے ساتھ جھگڑنا چاہیے، کیونکہ وہ شیطان ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (487) صحیح مسلم حدیث نمبر (505) ۔ اس حدیث میں اگر نمازی اکیلا بغیر سترہ کے نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے آگے سے گزرنے کی کراہیت پائی جاتی ہے، اور اسی طرح اگر امام بھی سترہ کے بغیر نماز ادا کر رہا ہو تو اس کا بھی حکم یہی ہے.

لیکن مقتدی کے متعلق یہ ہے کہ: اگر اس کے آگے سے کوئی گزر جائے تو اسے کوئی نقصاي نہیں، جیسا کہ اگر کوئی امام کے سترہ کے آگے یا انفرادی طور پر نماز ادا کرنے والے اکیلے شخص کے آگے سے گزر جائے تو اسے کوئی نقصان نہیں، کیونکہ امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے بھی سترہ ہے.

ہم نے یہ امام اور منفرد کے لیے اس لیے کہا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تم میں سے کوئی نماز ادا کر رہا ہو "

اہل علم کے ہاں اس کا معنی یہ ہے کہ: وہ اکیلا نماز ادا کر رہا ہو، اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث ہے، اس لیے ہم نے کہا ہے کہ مقتدی کو حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے آگے سے گزرنے والے کو روکے، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں:

" میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں بلوغت کے قریب تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منی میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، چنانچہ میں صف کے کچھ حصہ سے گزرا اور پھر اتر کر گدھی چرنے کے لیے چھوڑ کر صف میں داخل ہو گیا، تو کسی نے بھی مجھ پر انکار نہ کیا "

دیکھیں: التمھید (4 / 187).

اس بنا پر سوال کرنے والی بہن وغیرہ اگر وہ امام کے پیچھے نماز ادا کر رہی ہو تو اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکنے کا حق نہیں، اور آگے سے گزرنے والے پر بھی کوئی حرج نہیں اگر وہ کسی ضرورت کی بنا پر گزرے، بلکہ آگے سے گزرنے والے کو روکنا اور منع تو امام اور منفرد شخص اور اس کے سترہ کے آگے سے گزرنے والے کے لیے ہے.

واللہ اعلم .